بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ اِنِّيْ مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ ۔ اِنِّيْ مُعِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَكَ ۔ اِنِّيْ اَنَا الرَّحْمٰنُ خُذِيْ اسْمَكِ اَنَا الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ۔ اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ رَسُوْلِكَ ۔ اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ ۔ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَرْفَعَكَ وَاَجْعَلَكَ مَثَلًا لِّلْعَالَمِيْنَ ۔ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَدِّلَ الْاَرْضَ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَدِّلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَدِّلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُبَدِّلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ خطبہ

ایڈیٹر روشن تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۲۲/۵۷ | ۲۳ امان ۱۳۴۷ ہش ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا

صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والوں کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ سے بہرہ ور کیا جاتا ہے

"ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک اور شبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور حیا نہ ہونے کل اسبابِ یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرتِ احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے اس لئے ایک مردِ متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سنکر ہر ایک پہلو پر ابتدا امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا اس میں سنتِ صالحین کے طور پر استغفارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سنکر معرفتِ تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے اور الہام اور کشوف کے ذریعہ اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے لیکن متعصب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے ایسا نہیں کرتا اور وہ ان امور کو جو حق کے پہچاننے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں تحقیر اور توہین کی نظر سے دیکھتا ہے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں اس کو اڑا دیتا ہے اور وہ امور جو ہنوز اس پر مشتبہ ہیں ان کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا کرتے رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۲)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۲ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

○ ربوہ ۲۲ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید راولپنڈی کے سفر سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

○ چوہدری محمد شریف صاحب نے کویت سے اطلاع دی ہے کہ مرزا محمد عثمان صاحب اور عبدالرشید صاحب مستقل کاروبار کی تلاش میں ہیں وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان کے لئے بہتر روزگار کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ عزیز عبدالمجید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر ضلع کھل پور کا اپریشن ۲۵ مارچ کو سی ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ہو رہا ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

مرزا ظفر احمد دارالصدر غربی ربوہ

ایجنڈا مجلس مشاورت

ایجنڈا مجلس مشاورت تمام جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی جماعت کو تین چار دنوں تک نہ ملے تو دفتر ہذا کو لکھ کر منگوا لیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اہم جلسہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی صدارت میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اہم اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ احباب استفادہ کے لئے شمولیت فرمائیں۔ مستورات کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام ہوگا۔

اس اجلاس میں محترم مولانا محمد منور صاحب فاضل، محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد اور محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تقاریر فرمائیں گے۔ عناوین حسب ذیل ہیں:

(۱) پیشگوئی تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد

(۲) پیشگوئی مصلح موعود

(۳) پیشگوئی۔ مسیر العرب و مصالح العرب

محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے کی علالت کے باعث ڈاکٹر شاہد صاحب کی تقریر ہوگی

(ابوالعطاء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء

ایک بڑی اہم بنیادی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء میں جو ۲۲ مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید کرنے اور بکثرت درود پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس ضمن میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ یکم محرم سے ایک سال تک جماعت کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا، بچہ ہو یا بالکل ہی چھوٹی عمر کا طفل روزانہ کثرت کے ساتھ خاص طور پر وہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا اور وہ یہ ہے کہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(تذکرہ صفحہ ۳۲ طبع دوم)

پھر اس بارہ میں حضور نے معین رنگ میں تمام جماعت پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ:-

(۱) بڑی عمر کے مرد ہوں یا عورتیں سب روزانہ کم از کم دو سو بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں۔

(۲) ۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے نوجوان روزانہ کم از کم سو بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں۔

(۳) ۷ سال سے ۱۵ سال کی عمر کے بچے روزانہ کم از کم ۳۳ بار یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھیں۔

(۴) اور وہ تمام بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے بلکہ وہ بھی جنہوں نے ابھی بولنا ہی شروع کیا ہے اور لفظ اٹھانے لگ گئے ہیں۔ ان کے والدین یا سرپرست اس بات کا انتظام کریں کہ ایسے بچوں میں سے ہر ایک بچہ اور بچی سے روزانہ کم از کم تین دفعہ یہ تسبیح اور درود ضرور کہلوایا جائے۔

الغرض جماعت کا کوئی مرد کوئی عورت، کوئی جوان، کوئی بچہ اور کوئی نوخیز طفل ایسا نہ ہو جو محرم الحرام کی تاریخ شروع ہوتے ہی روزانہ کم از کم اپنی اپنی معین تعداد میں اور جسے خدا توفیق دے اس تعداد سے بھی بڑھ کر بکثرت اللہ تعالےٰ کی بذریعہ الہام سکھائی ہوئی یہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھنا شروع نہ کر دے، اور پھر وہ مسلسل سال بھر پورے عزم و ہمت اور تعہد کے ساتھ اسے اپنی ایک نہایت ہی اہم ذمہ داری سمجھ کر پڑھتا رہے تا آنکہ یہ تسبیح و تحمید ہم میں سے ہر ایک کی روزمرہ زندگی کا دوامی طور پر معمول بن جائے۔

اس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے اور اس میں خاص تعہد اور عزم و ہمت سے کام لینے کی ضرورت و اہمیت کو قرآن مجید کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے:-

"جب تک ہم کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والے نہ ہوں، ہر وقت اس کی یاد میں اپنی زندگی کے لمحات گزارنے والے نہ ہوں، صبح و شام اس کی تسبیح اور اس کی تحمید کرنے والے نہ ہوں، اس کے پاک اور مقدس نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آلہٖ وسلم پر درود نہ بھیجیں، اس وقت تک ہم اس کی تائید اس کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی تائید اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور جب تک ایسا نہ ہو جائے اس وقت تک شیطانی اندھیروں سے نجات حاصل کر کے اللہ تعالےٰ کے نور کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہو سکتے۔

اور خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے ــــ اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ تعالےٰ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالےٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرے گا انشاء اللہ۔ یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ سے یا ایک اور ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کریگا ــــ اس سلسلہ میں بہت سی ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ایک بڑی اہم بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں۔"

پس غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی خاطر اللہ تعالےٰ کی تائید اور اس کی رحمت نیز اس کے فرشتوں کی تائید اور نصرت حاصل کرنے کے لئے ہم میں سے ہر مرد اور عورت کا ہر چھوٹے اور بڑے کا یہ اولین فرض ہے کہ ہم امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس آواز پر بھی والہانہ لبیک کہتے ہوئے بکثرت اللہ تعالےٰ کا ذکر اور اس کی تسبیح و تحمید کرنے نیز سرور کونین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے میں آج ہی سے ایسے تعہد اور عزم و ہمت سے کام لیں اور علی الخصوص یکم محرم الحرام سے تو جس میں اب چند روز ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اس بارہ میں ایسا شغف دکھائیں کہ آسمان پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے بھی جزاکم اللہ کہہ اٹھیں اور خدا تعالےٰ ہمیں شیطانی اندھیروں سے بکلی نجات دے کر اپنے نور کی دنیا میں ہمیشہ ہمیش کے لئے داخل فرما دے اور ہم ہی اس کے فضل سے وہ خوش نصیب ثابت ہوں، جن کے ذریعہ اس نے فی الواقعہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ تعالےٰ کی محبت کو ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا مقدر کر رکھا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم صبح و شام اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کا ورد جاری رکھ کر اس کثرت سے اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کریں اور اس کثرت سے انسانیت کے محسن اعظم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں کہ فی الواقعہ یہ دنیا اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید اور درود و سلام کی آواز دل سے ایسی معمور ہو ایسی معمور ہو کہ شیطان کی آواز ہمیشہ ہمیش کے لئے دب جائے۔ شیطانی اندھیروں سے بکلی نجات پانے اور اللہ تعالےٰ کے نور کی دنیا میں داخل ہونے کا یہ ایک زرین اور انمول موقعہ ہے۔ جسے خلافت کے آسمانی نظام کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر اللہ تعالےٰ نے خاص اس زمانہ میں ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم میں سے کسی ایک کو بھی اس زرین اور انمول موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنے مومن بالخلافت ہونے کا نہایت مہتم بالشان ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ آج اسی میں ہماری تمام تر کامیابی اور فائز المرامی کا راز مضمر ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۳)

۱۸۹۱ء کی بات ہے کہ حضورؑ دہلی تشریف لے گئے۔ غرض یہ تھی کہ مولوی نذیر حسین صاحب سے جنہوں نے کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ بالمقابل قسم لی جائے۔

حضورؑ نے دہلی سے کپورتھلہ والے دوستوں کو لکھا کہ یہاں پر لوگ گالیاں دیتے ہیں اور اینٹ پتھر پھینکتے ہیں۔ مَیں اپنے خاص دوستوں کو اس ثواب میں شریک کرنا چاہتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس خط کے پڑھنے کے بعد ہم اپنے گھروں کو نہیں گئے بلکہ اپنے اپنے دفتر سے سیدھے کرتارپور سٹیشن پر پہنچے۔ اور راوی کا بیان ہے کہ مَیں ایسی شتاب زدگی میں روانہ ہوا تھا کہ سٹیشن پر پہنچ کر مجھے خیال آیا کہ مَیں تو کرایہ بھی ساتھ نہیں لایا۔ مَیں اسی خیال میں تھا کہ اتنے میں گاڑی آئی۔ چوہدری رستم علی صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے پولیس بڑے مخلص احمدی تھے اور وہ بھی دہلی جا رہے تھے۔ گاڑی سٹیشن پر پہنچتے ہی انہوں نے آواز دی کہ ایک آدمی ٹکٹ لے لے۔ مجھے ایک آدمی کو ساتھ لے جانے کی اجازت ہے ؎

خدا خود میرِ سامان است ارباب توکل را

غرض یہ دوست دہلی پہنچ گئے اور وہاں جا کر دیکھا کہ لوگ گالیاں دیتے۔ سوانگ نکالتے۔ حضورؑ کے مکان کے گرد گھیرا ڈالتے اور طرح طرح کی بیہودہ حرکتیں کرتے تھے۔ حضور جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے۔ مولوی نذیر حسین صاحب کو مجبور ہو کر مسجد میں آنا پڑا۔ لیکن وہ بالمقابل قسم کھانے سے انکاری ہو گئے۔ حضورؑ کے ساتھی اُس وقت صرف بارہ آدمی تھے۔

یہاں پر ایک بات سمجھنے کے قابل ہے۔ ہماری جماعت میں مختلف اسباب کو دینی کام کرنے ہوتے ہیں جن کی قبل از وقت اطلاع اور تیاری ہوتی ہے لیکن بعض اوقات یکدم فوری طور پر کسی کے سپرد کوئی کام کیا جاتا ہے۔ ایسا موقع جسے اور جب پیش آئے اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہوتا ہے۔ اور ایک منٹ کی جھجک کے بغیر اُس فرض کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو جانا صحابہ کا اسوہ ہے۔

جماعت میں بفضلِ خدا سینکڑوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ فوری طور پر کسی کو کوئی فرض سپرد کیا گیا جو اُس نے بلا پس و پیش ادا کیا اور سفر یا حضر کی کوئی پروا نہیں کی۔

یہی وہ جذبہ ہے جس کی وجہ سے ۱۹۲۴ء میں شدھی کی تحریک کے وقت مولوی ظفر علی خاں صاحب نے ساری عمر کی مخالفت کے باوجود اعلانیہ اخبار زمیندار میں جماعتِ احمدیہ کو مدد کے لئے پکارا۔

یہی وہ رُوح ہے جس کی وجہ سے ۱۹۳۱ء میں علامہ اقبال نے کشمیر کی مہم کو سر کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو کشمیر کمیٹی کی صدارت پیش کی۔ اور دنیا جانتی ہے کہ شدھی اور کشمیر کی مہموں میں حضور نے فوری طور پر جماعت کو لگا دیا اور دوست حضور کے حکم کے ماتحت اس طرح دوڑے جیسے آگ بجھانے کے لئے لوگ دوڑتے ہیں۔ اور اسی اصول کے ماتحت یہ دونوں مہمیں فتح ہو گئیں اور سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا نتیجہ بفضلِ خدا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ہوا کرتا ہے۔

وہ دوست جو حضور کے خط پر دہلی روانہ ہو گئے تھے اُن کے متعلق حضور نے ایک موقع پر تحریر فرمایا:۔

"آپ لوگ دنیا میں میرے ساتھ رہے ہیں اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوں گے۔"

یہ دوست تمام عمر حضور کے ساتھ رہے اور وفات پانے کے بعد حضور کے قدموں میں مدفون ہیں۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

شہادت کا ادا کرنا اس مضمون میں خاکسار کا فرض ہے۔ اس موقع پر خاکسار ایک خط کی عبارت کا کچھ حصہ پڑھنا چاہتا ہے۔ یہ خط ۱۸۹۱ء میں لکھا گیا اور حسنِ اتفاق سے واسطہ در واسطہ یہ خط ۷۶ سال پرانا محفوظ رہ گیا ہے اور اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ حضورؑ کی صحبت میں جس الٰہی رنگ میں آپ کے صحابہ رنگین ہوتے تھے اور جو تزکیہ اور تصفیہ قلب ہوتا تھا اُس کے متعلق اس خط میں حسبِ ذیل الفاظ ہیں:۔

"السلام علیکم

جب تک حضورؑ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل رہا کوئی خبر نہ تھی کہ دنیا کہاں بسی ہے اور دنیا کے فکر اور غم کیسے ہوتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ حضور کی خدمت میں حاضر رہنے سے میری ایسی حالت تھی کہ اگر خوش قسمتی سے میری موت اُن ایام میں آجاتی تو مَیں خدا کی طرف ایسا پاک و صاف ہو کر جاتا جیسا کہ حضور کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جنابِ باری کا منشاء ہے۔

اے خدا تو مجھ کو جب مارے تو مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں ماریو۔"

اسی خط کے آخری الفاظ حسبِ ذیل ہیں:۔

"مَیں دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ خدا حضور کی ہدایتوں اور برکتوں کو زمین کے کناروں تک پہنچاوے۔ ایسا تو ضرور ہو گا۔ مگر اے خدا تو مجھ کو بھی دکھلا۔ آمین یا رب العالمین۔"

اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی دیکھئے کہ ۱۸۹۱ء میں یہ خط لکھا گیا جبکہ جماعت ابھی بن رہی تھی اور اس کے ۵۰ سال بعد یعنی ۱۹۴۱ء میں نویسندہ خط کی وفات ہوئی جبکہ حضور کی ہدایتیں اور برکتیں دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی تھیں۔ جنہیں دیکھنے کے بعد نویسندۂ خط حضور کے قدموں میں مدفون ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

حضورؑ کے صحابہ کا یہ تجربہ تھا کہ حضور کی زبان پر جو بات جاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ ایک واقعہ جیسوں واقعات میں سے پیش ہے۔

میرے دیکھنے کی بات ہے مسجد احمدیہ کپورتھلہ پر غیروں نے جبراً قبضہ کر لیا اور ہمیں عدالت میں مقدمہ کرنا پڑا۔ سات سال برابر یہ مقدمہ جاری رہا۔ ہمارے حق میں مقدمہ فیصلہ ہونے کے خلاف بیسیوں مشکلات تھیں اور فریقِ مخالف کو اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا۔ ان حالات میں منشی فیاض علی صاحب مرحوم نے بمقام لدھیانہ بڑے درد سے ایک محفل میں حضور سے عرض کیا کہ ہم سے مسجد چھین لی گئی ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔

حضور نے اُس وقت بڑی تحدّی کے ساتھ فرمایا کہ اگر مَیں سچا ہوں اور میرا سلسلہ سچا ہے تو مسجد تمہیں مل کر رہے گی۔ پھر ایسا ہوا کہ تمام روکیں دُور ہو کر مسجد کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا اور خاکسار ان واقعات کا چشم دید

گواہ ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

حضورؓ فہمائش اور نصیحت کرنے میں بڑی حیا سے کام لیتے تھے۔

مسجد مبارک قادیان کا واقعہ ہے کہ حضورؓ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ایک غریب احمدی میاں نظام الدین نامی حضورؓ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ بہت غریب آدمی کپڑے پھٹے ہوئے اور مسکینی ان کے چہرے سے عیاں تھی۔ اتنے میں چند لوگ جو خود کو بڑا سمجھتے تھے آتے گئے اور حضورؓ کے ساتھ بیٹھتے چلے گئے۔ غریب نظام الدین صاحب پیچھے ہٹتے گئے۔ حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک جا پہنچے۔

اتنے میں کھانا آیا اور سب کے سامنے رکھا گیا۔ حضورؓ نے ایک پیالہ شوربے کا ہاتھ میں لیا اور اس پر دو روٹیاں رکھیں اور فرمایا "آئیے میاں نظام الدین صاحب ہم اور آپ اندر بیٹھ کر روٹی کھاتے ہیں"۔

چنانچہ حضورؓ نے اور نظام الدین صاحب نے اکٹھے ایک پیالے میں ساتھ والی کوٹھڑی کے اندر کھانا کھایا۔

ایک ناپسندیدہ امر حضورؓ کے سامنے سرزد ہوا تھا۔ حضورؓ معلّم اخلاق تھے۔ لیکن جس طرح حیا کے ساتھ اشارے اشارے میں سمجھایا ہے ہزاروں بلاغتیں اس پر قربان ہیں۔

ما بروں را ننگریم و قال را
ما دروں را بنگریم و حال را

خاکسار نے بعض پیروں اور گدی نشینوں کے حالات پڑھے ہیں جو اپنے مریدوں کو بات بات پر جھڑکتے اور دھمکاتے اور خفگی کا اظہار کرتے ہیں لیکن حضورؓ کی چشم پوشی اور حیا مندرجہ بالا واقعہ سے ظاہر ہے۔

(باقی)

حدیقۃ الصالحین

کے متعلق ہفت روزہ بدر قادیان کی رائے

حدیقۃ الصالحین نام سے احادیث حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا مجموعہ اس سال ربوہ میں شعبہ اشاعت وقفِ جدید کی طرف سے عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ ۲۰×۲۶/۸ کے ۴۷۰ صفحات کا شائع ہوا ہے۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ نے احادیث کا انتخاب فرمایا۔ عام فہم اردو میں ترجمہ کیا اور پُرلطف تشریح فرمائی ہے۔ یہ مجموعہ کُل ۶۱۰ احادیث پر مشتمل ہے جو ۱۲۲ مختلف عنوانات پر الگ الگ ابواب میں منقسم ہے۔ احادیث کا بیشتر حصہ امام نووی کے مجموعہ احادیث موسومہ "ریاض الصالحین" سے اخذ کیا گیا ہے اور اسی نہج پر ترتیب دیا گیا ہے اور علم کلام سے متعلق ضروری احادیث بھی مجموعہ میں شامل ہیں۔ اس طرح زیرِ نظر مجموعہ اسم بامسمّٰی ہے۔ یہ پیاری کتاب کھول کر مطالعہ شروع کرنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع ایک انسان ایسے خوشنما اور دلکش باغیچہ میں جا نکلا ہے جس میں اخلاقِ محمدی کے کھلے پھول قاری کے لئے روح کی غذا اور تسکینِ قلب کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔

کتاب کے ابتداء میں "حدیث، اس کی اہمیت اور ضرورت" کے عنوان سے فاضل مؤلف کا ایک عالمانہ مقالہ بھی شامل ہے جو بجائے خود خاصہ مفید اور عنوان سے متعلق ضروری امور پر مشتمل ہے۔

یہ مجموعہ احادیثِ نبویؐ اس قدر مفید اور کارآمد ہے کہ اس کا ایک ایک نسخہ ہر احمدی گھرانہ میں ضرور موجود ہونا چاہیئے اور احباب کرام کا فرض ہے کہ اس پیاری کتاب کو نہ صرف یہ کہ خود ہمیشہ زیرِ مطالعہ رکھیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دیتے رہنا چاہیئے۔

اگر آپ نے اس نادر تحفہ کو ابھی تک حاصل نہیں کیا تو فوراً حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

ھدیہ صرف چھ روپے پچاس پیسے

شعبہ اشاعت وقفِ جدید۔ ربوہ

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عرصہ زیر رپورٹ ۲۳ فروری ۶۸ء تا ۱۵ مارچ ۶۸ء چندہ مساجد کی مد میں دو ہزار نو سو چھیالیس روپے کے وعدہ جات اور دو ہزار چار سو چورانوے روپے کی وصولی ہوئی ہے جس میں سے ساڑھے چار سو روپے بیرونِ پاکستان کا ہے۔ گویا ۱۵ مارچ تک کل وعدہ جات چار لاکھ ستاسی ہزار چار سو باون روپے کے اور کل وصولی چار لاکھ چالیس ہزار سات سو انیس روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد کی تعمیر پر پانچ لاکھ خرچ ہو چکے ہیں اس لحاظ سے مزید انسٹھ ہزار روپیہ ہم نے جمع کرنا ہے۔ مسجد کی تحریک پر ساڑھے تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان سے مسجد تعمیر بھی ہو چکی ہے۔ اگر تمام لجنات کی عہدہ داران پوری محنت اور عزم سے کام لیں تو یہ بقیہ انسٹھ ہزار کی رقم کا دو تین ماہ میں جمع کر دینا مشکل امر نہیں۔ پوری کوشش کریں کہ تمام بقایا جات وصول کئے جائیں نئے وعدے لئے جائیں اور سالانہ اجتماع تک اس چندہ کو ختم کر دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پیش کردہ وعدوں کی ادائیگی

کیلئے

مخلصین کی خاص جدّوجہد

محترم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اس میں سے پچاس ہزار روپیہ پہلے ادا فرما دیا تھا اور پچیس ہزار روپیہ دوسرے سال میں ادا فرما دیا۔ جزاہ اللہ خیراً و احسن الجزاء۔

محترم خان عباس احمد خان صاحب ابن محترم نواب زادہ خان محمد عبداللہ خان صاحب کا وعدہ پندرہ ہزار کا ہے۔ پہلے سال میں ⅓ کی ادائیگی کے بعد دوسرے سال میں تین ہزار کی ادائیگی کا پہلے ذکر آ چکا ہے اب آپ نے مزید دو ہزار روپیہ ادا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

محترم کمانڈر آغا عبداللطیف صاحب لائل پور کا وعدہ تین ہزار کا ہے ۱۱۵۰/- روپیہ پہلے ادا کر چکے تھے اب یاددہانی پر ۱۱۰۰/- روپیہ کا چیک بھجوا دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالےٰ سب معطیان کو اپنے افضل و برکات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ:۔

جالس اس امر کو نوٹ فرما لیں کہ جب وہ ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوائیں تو اس میں اراکین انصار اللہ کی تعداد بھی ضرور درج فرما دیا کریں تاکہ رپورٹ کارگزاری کا جائزہ لیتے وقت مجلس کے اراکین کی تعداد ملحوظ رہے۔ یہ امر بڑا ضروری ہے۔ امید ہے زعماء/زعماء اعلےٰ اصحاب اس کو مدنظر رکھیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دین کی راہ میں قربانیوں کی اہمیت

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے ربوہ

(۱)

دین کی خدمت کے دو ہی طریق ہیں اوّل یہ کہ ہم اسلام کی حقیقت کو سمجھیں اور اپنی زندگیوں میں اس کی حقیقت دکھا دیں۔ اور دوسرے ہم اسلام کی تبلیغ کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں اور اپنی زندگیاں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے وقف کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عملی کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور اس کا درد اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیات اور اس کے ملکات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو جائیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں ....

اور دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور پیار و بھائی اور بار برداری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹)

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"انسان کو ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مسیح کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں؟ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اس للّٰہی وقف کا اجر اُن کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے۔ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۰)

پس افراد کی نجات اور جماعت کی زندگی اسی میں ہے کہ افراد جماعت اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ وقف کریں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا فرض اُن لوگوں کا ہے جو جماعت میں کسی نہ کسی اعتبار سے حیثیت والے سمجھے جاتے ہیں۔ تا اُن کے نمونہ کی تقلید میں دوسرے لوگ بھی ہمت کریں۔ یوں تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ کچھ کم نہیں کہ آپ نے اپنی ساری اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس معاملہ میں سب سے بڑی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان پر ہے ... میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے بھی ایک حصہ اس فرض کو بھول کر دنیا کا مول اور تجارتوں میں مشغول ہو گیا ہے ....

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام خدا تعالیٰ نے ابراہیم بھی رکھا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے کہ آپ کی اولاد اسمٰعیلی نمونہ کو اختیار کرے اور دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے ..... میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جماعت کے سفلی طبع لوگ یا منافق طبقہ ان کو تو ادنیٰ نگاہ سے دیکھتا ہے جو دین کی خدمت کرتے ہیں۔ اور ان کی تعریف کرتا ہے جو دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں ...

بہرحال میں جماعت کو یہ انتباہ کرتا ہوں کہ اس بارہ میں ہماری جماعت خطرناک کوتاہی کا ارتکاب کر رہی ہے۔ دین کی خدمت کے لئے جتنے لوگوں کو اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے اتنے لوگ اپنی زندگیاں وقف نہیں کر رہے"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۶۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی جو یورپ کے حالات کا جائزہ لے چکے ہیں بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ زیادہ سے زیادہ واقفین اپنے آپ کو پیش کریں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اشد ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم تن من دھن کی بازی لگا کر جدوجہد کریں۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور صحابہ کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمونے ہمارے دلوں کو گرمانے کے لئے کافی نہیں اور ہمارے احساس کو بیدار کرنے کے لئے کافی نہیں کیا خلفاء کا انتباہ اور مطالبہ ہمیں اس بات کی دعوت نہیں دیتا کہ ان کی بات پر کان دھریں اور ان کے ادنیٰ اشارے پر جان بھی قربان کرنی پڑے تو اس کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے وقف کرنے والے ہوں۔ آمین۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

تصحیح الفضل مورخہ ۳۱/۳/۶۸ میں وصیت ۱۳۶۶۸ شائع ہوئی ہے جس میں سہو کتابت سے ماہوار آمد مبلغ ۷۷ روپیہ نئے پیسے شائع ہو گئی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ دراصل ماہوار آمد مبلغ ۳۷ روپیہ ۷۵ پیسے ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

ربوہ میں "ہفتہ تحریک جدید"

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر مورخہ ۲۲/۳/۶۸ تا ۳۰/۳/۶۸ "ہفتہ تحریک جدید" منا رہی ہے۔ زعماء کرام اور منتظمین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ ہر خادم کے پاس پہنچ کر مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت اس ہفتہ کو کامیاب کریں

۱۔ جو خدام ابھی تک اس جہاد میں شمولیت سے محروم ہیں انہیں شامل کیا جائے۔ ربوہ کا کوئی خادم ایسا نہ رہے جو اس بابرکت تحریک میں شامل نہ ہو۔

۲۔ اس ضمن میں دفتر سوم کی طرف پوری توجہ فرمائیں

۳۔ وصولی کی بھی پوری کوشش کریں۔

امید ہے خدام پورے خلوص سے تعاون فرمائیں گے۔

(ناظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۸۳

میں ثریا جبیں زوجہ خواجہ محمد اکرم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد و آمد نہیں۔

۱- حق مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۲۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۱۲ تولے اٹھ ماشے مالیتی ۷۰۰ روپے

کل مالیت جائیداد ۲۷۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱۰/۱۰)

المعرفت :- خواجہ محمد اکرم

گواہ شد :- خواجہ محمد اکرم خاوند موصیہ

وصیت ۱۶۷۷۱ دفتر سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ لاہور

گواہ شد :- مرزا محمد امین سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور ۲۸ مغل اوس مکان ۳ گلی ۱۸

مسل نمبر ۱۹۱۸۴

میں عبدالمنان ولد چوہدری عبدالستار قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر تیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور (حال راولپنڈی) ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

(شرط اول ۱۰/۱۰)

المعبد :- سعید احمد رشید پاکستان ریلوے ٹریک سپلائی آفیسر پی ایل بیدیاں لاہور

گواہ شد :- عبدالرحمٰن تحصیل حلقہ سول لائن لاہور

گواہ شد :- نور احمد خان صدر حلقہ سول لائن لاہور

مسل نمبر ۱۹۱۸۶

میں محمد حنیف ولد محمد شریف قوم ہندی قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرشن نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس وقت ۱۰/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱۰/۱۰)

المعبد :- محمد حنیف معرفت عبدالجلیل صاحب عشرت مکان ۱۲ اندرسٹریٹ کرشن نگر لاہور

گواہ شد :- ملک محمود احمد صدر مجلس موصیان حلقہ سنت نگر لاہور

گواہ شد :- عبدالجلیل عشرت سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کرشن نگر لاہور

احمدی طلباء اور طالبات توجہ فرمائیں

ہمارے احمدی بچوں اور بچیوں کے سالانہ امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ بعض کے عنقریب شروع ہونے والے ہیں۔ ہم ان سب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں امتحانات میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

کامیاب ہونے پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کو یاد رکھے گا۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دار القضاء

۱- مکرم مقصود احمد صاحب شمیم بروک بانڈ پاکستان لمیٹڈ لٹن روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد صادق صاحب احمدی ڈپٹی چیف کنٹرولر ریلوے لاہور ۱۹۶۱ء میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کے نام پلاٹ ۲۲ بلاک ۱۲ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالیمن ربوہ الاٹ ہے یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میری ہمشیرہ عزیزہ بلقیس صادقہ صاحبہ زوجہ مکرم نصر اللہ صاحب بٹ بیاقت آباد کراچی ۱۹۷ اپنا حق میرے نام منتقل کر دیں گی۔ محترم بلقیس صادقہ صاحبہ نے لکھ بھیجا ہے کہ مجھے ایسا کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس تحریر پر مکرم فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ بیاقت آباد کراچی اور مکرم نصر اللہ صاحب بٹ خاوند بلقیس صادقہ صاحبہ کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء

۲- مکرم عبدالرشید صاحب افریقہ والا مکان ۲۳/۱۲ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امستانی صدر دربیگم صاحبہ محلہ پیر قمر الدین شہر گجرات مارچ ۱۹۸۶ء میں وفات پا گئیں تھیں۔ میرے سوا مرحومہ کا کوئی وارث نہیں ہے

والدہ مرحومہ کے نام قطعہ زمین بلاک ۱۷ رقبہ ایک کنال ۶ مربعہ فٹ واقع محلہ دارالنصر ربوہ الاٹ ہے یہ قطعہ میری بیوی سیدہ خاتون کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اپوزیشن لیڈروں کے الزامات میں کوئی صداقت نہیں

ملتان ۲۱ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ ان لوگوں سے نرمی برتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو وحدت مغربی پاکستان کو ختم کرنے اور مضبوط مرکز کو کمزور بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر اپوزیشن کی نکتہ چینی کو گمراہ کن قرار دیا اور کہا کہ پچھلے دس سال عوامی بہبود کے شعبوں میں جو ترقی ہوئی ہے اس کی بدولت پاکستان کا وقار بین الاقوامی سطح پر بہت بلند ہو گیا ہے وہ جشن ملتان کے موقعہ پر ارکان بنیادی جمہوریت کے کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔

قومی دفاع پر پوری توجہ دی جا رہی ہے

ملتان ۲۱ مارچ۔ یہاں بنیادی جمہوریتوں کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے اپوزیشن کے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ حکومت ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ اور بھارت کی جنگی تیاریوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کامیاب خارجہ پالیسی کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اقوام عالم میں ہمیں ممتاز مقام حاصل ہے۔ اور ہماری بات کا وزن محسوس کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خارجہ پالیسی کے خالق صدر ایوب ہیں۔ اور انہیں کی شاندار قیادت میں یہ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ — گورنر نے کہا کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہندوستان پاکستان کے خلاف اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے لیکن پاکستان اس معاملے پر اتنی توجہ نہیں دے رہا جتنی کہ دینی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو ملک کی حفاظت کا کوئی خیال نہیں ہے۔ کیا یہ بات باور کی جا سکتی ہے کہ ایسی باتوں کا مقصد محض عوام کو گمراہ کرنا نہیں ہوتا۔ کیا پاکستان بھر میں اس بات پر کسی کو شبہ ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے دفاع کو اولین فوقیت حاصل ہے۔ اور ہماری مسلح افواج جن کو عوام کی پوری حمایت حاصل ہے۔ اپنے ملک کے چپے چپے کی حفاظت کرنے کی اہل ہیں۔ جیسا کہ ۶۵ء کی جنگ سے ثابت ہو گیا تھا کہ فوج کی کامیابی کا انحصار تعداد پر نہیں۔ اس کی صلاحیت پر کامیابی کا انحصار ہوتا ہے۔

اردن پر دوسرے اسرائیلی حملہ کی تیاریاں

عمان ۲۱ مارچ۔ اسرائیل نے اردن پر نیا حملہ کرنے کے لئے اپنی فوجوں کو سرحد پر جمع کر دیا ہے۔ اور مشرق وسطیٰ پر نئی جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ اردن کی حکومت نے نازک صورت حال سے عرب ممالک اور سلامتی کونسل کو مطلع کر دیا ہے۔ جنگ کے خطرہ کے پیش نظر اردن اور اسرائیل کی سرحدوں پر پڑے ہوئے ہزاروں مہاجرین اور دیہاتیوں نے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ شاہ حسین نے رات ٹیلیفون پر صدر ناصر اور صدر عبدالرحمٰن عارف سے بات چیت کی۔

صدر ناصر نے نئی کابینہ کا اعلان کر دیا

قاہرہ ۲۱ مارچ۔ صدر ناصر نے اپنی کابینہ میں آج اہم تبدیلیاں کر دی ہیں۔ نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے وزیر اعظم کا عہدہ صدر ناصر نے اپنے پاس ہی رکھا ہے۔ محمد حسین الشافعی کو نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ دوسرے وزیروں کے نام یہ ہیں:۔ احمد مصطفیٰ وزیر سائنسی تحقیقات۔ محمد حافظ غنیم وزیر سیاحت۔ صفی الدین ابوالعزیز وزیر امور شبان۔ محمود احمد وزیر زرعی اصلاحات، ضیاء الدین داؤد وزیر سماجی بہبود۔ عبدالعزیز کامل وزیر مذہبی املاک۔ ابراہیم زکی کنوعی وزیر آبپاشی۔ حسن مصطفیٰ وزیر آبادکاری۔ محمد علیبی وزیر تعلیم۔ محمد عبداللہ مرزبانی وزیر سپلائی۔ سیدہ لعلا وزیر منصوبہ بندی۔ علی زین عابدین وزیر ٹرانسپورٹ۔ عبدالعفا محمد جمالی وزیر خزانہ اور محمد ابونصیر وزیر اقتصاد۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کابینہ میں یہ تبدیلی انقلاب کے بعد گذشتہ پندرہ سال میں سب سے بڑا ردوبدل ہے۔ نئے وزراء میں اکثریت بلند پایہ علماء و فضلاء کی ہے اور بعض عرب یونین سوشلسٹ یونین کے رکن ہیں۔

خلیل ولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بچے دام اندازے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈوں سے زائد ہے

سعید اللہ خان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۶/۳/۶۸ کو دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح تقویٰ شعار صحت و عمر والا خادم دین اور قرۃ العین بنائے آمین

خاکسار محمد سلطان البدیع اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

276

لاہور۔ لائلپور اور سیالکوٹ ریلوے سٹیشنوں پر سائیکل سٹینڈ کے ٹھیکہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں یہ ٹھیکہ ایک سال کی مدت کے لئے مقررہ شرائط پر جو کہ معاہدہ میں درج ہیں اور یہ معاہدہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (کمرشل) پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر سے ۵۰/- روپے کے عوض کسی بھی کام کے دن ۲۰ مارچ ۶۸ء سے دستیاب ہیں۔ دیا جائے گا۔

ٹنڈر مع معاہدہ دستخط شدہ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے دفتر میں ۲۔ اپریل ۶۸ء کو ۱۲ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ۱۲ بجے دوپہر حاضر ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دیں اور وہ اس بات کے بھی پابند نہیں کہ سب سے زیادہ قیمت کا ٹنڈر منظور کریں۔ ۳۰ اپریل ۶۸ء کو اگر کسی وجہ سے دفتر بند ہوا۔ تو دوسرے دن ۱۲ بجے دوپہر ٹنڈر کھولے جائیں گے۔

INF (L) 759

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس نمبر پی۔ آر۔ ۱/۶۸/پی ایم پی/۱

شیڈول آف ریکوائرمنٹس اینڈ پی آر ایس کنڈیشنز آف کنٹریکٹ نمبر ۳-۶۵ کے مطبوعہ ڈیپارٹ کے مطابق مغربی پاکستان ریلوے کے لئے مندرجہ ذیل بشمول پورٹیبل آئل فلٹریشن پلانٹ ۲۰ ٹن بجلی سے چلنے والے لفٹنگ جیکس آٹو کار بیٹری چارجر اور ڈیزل لوڈ موبائل کرین کی فراہمی کے لئے صرف یوکے میں فراہم کنندگان سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ کاغذات ٹنڈر مع ٹھیکیداران کے لئے ہدایات ٹنڈر فارمز اور شیڈول آف ریکوائرمنٹس اینڈ کنڈیشنز آف کنٹریکٹ ۲۵ مارچ ۶۸ء سے ۹ مئی ۶۸ء کے درمیان ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر کے تمام ایام کار میں سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی۔ ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز دفتر نمبر ۱ پہلی منزل ایمپریس روڈ یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے ۵۰/- روپے فی سیٹ کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں یہ رقم کسی بھی حالت میں واپس نہ ہوگی اور خصوصی طور پر مہر شدہ لفافوں میں ٹنڈر کاغذات کے ہمراہ۔

۳۔ ٹنڈر صرف مقررہ فارمول پر ہی قبول کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی۔ ڈبلیو ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے نام ۱۰ مئی ۶۸ء کو ایک بجے تک پہنچ جانے چاہئیں یا ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۱۹ گراؤنڈ فلور ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر کے سامنے اس مقصد کے لئے رکھے جانے والے ڈبہ میں ڈالے جانے چاہئیں۔ ٹنڈر ۱۱ مئی ۶۸ء کو ۱۰ بجے صبح سر عام کھول دئے جائیں گے۔

اے ایچ خان (پی آر ایس)
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

INF (L) 725

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم عبدالماجد مانچسٹر گارڈین لنڈن کو ایک فیکٹری میں کام کرتے ہوئے حادثہ پیش آ گیا تھا جس میں ان کے دونوں بازو اور ٹانگ شدید زخمی ہوئے تھے اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ پہلے بھی ایک مرتبہ ان کے بازو کو چوٹ آ چکی ہے کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے اور پردیس میں دونوں بھائیوں اور ان کے بیوی بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ میں اس طرح میری والدہ مکرمہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ وہ امسال حج کے لئے تشریف لے گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر حفاظت میں رکھتے ہوئے خیریت سے واپس وطن لائے۔ آمین۔

امۃ الرحمان بشریٰ اہلیہ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم (مدد معاش)
گوجرانوالہ

قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے قرآن مجید کا ایک نہایت اہم حکم

جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردارِ قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور آیت ۶۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں قومی نظام کو درست رکھنے کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ جب مومن کسی قومی مشورہ کے لئے سردارِ قوم کے پاس جمع ہوں تو اس کی اجازت کے بغیر مجلس سے نہ جائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ مومن ہوں گے ورنہ نہیں۔ پھر سردارِ قوم کو بھی ہدایت دی کہ اگر مشاورت میں جمع ہونے والے لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے ضروری کام کے لئے اجازت مانگے تو اسے اجازت دیدیں۔ لیکن قومی مشورہ کے وقت کسی ایسی ضرورت کا پیش آجانا جس کی وجہ سے مجلسِ شوریٰ کو چھوڑنا پڑے یہ بھی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے اسے سردارِ جماعت تو ایسے موقع پر اجازت تو دے دیا کرے مگر چونکہ وہ ضرورت جس کے لئے وہ اجازت مانگتے ہیں ان کی کسی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہو گی یا قومی مجلس سے اُٹھ جانے کی وجہ سے وہ لوگ سردارِ جماعت کی صحبت اور اس کے مشورہ سے اور مل کر کام کرنے سے محروم رہیں گے اور اس طرح ان کے علم اور تجربہ میں کمی آجائے گی اس لئے تُو اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کر کہ یہ لوگ اس کے بداثرات سے بچ جائیں اور اللہ تعالیٰ ان کی کوتاہی کا ازالہ فرما دے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو اس شدت کے ساتھ اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ انہیں طبعی ضروریات کے لئے بھی مجلس سے بلا اجازت جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ ایسی حالت میں صحابہؓ سرک کر سامنے آجاتے یا انگلی اُٹھا دیتے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ جاتے کہ کوئی حاجت ہے اور ہاتھ کے اشارہ سے اجازت دے دیتے۔ مگر اِس زمانہ میں عام طور پر اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا جاتا۔

مجھے یاد ہے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔ جب آپ نے واپس قادیان آنے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ابھی وہاں کچھ دن ٹھہرنا تھا اِس لئے آپ نے مجھے لاہور میں ہی ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم اُن کے ساتھ آجانا۔ جب میں آیا اور آپ کے پاس آ کر میں نے السلام علیکم کہا تو میرے سلام کا جواب دینے سے بھی پہلے آپ نے فرمایا۔ میاں تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ جتنے آدمی تھے وہ سارے ہمیں بٹالہ چھوڑ کر آگئے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے امر جامع کے متعلق جو قرآنی حکم تھا اس پر عمل نہ کیا۔ خلیفۂ وقت کا وجود تو ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اثر سارے عالمِ اسلام پر پڑتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو اس کا اثر لازماً سب جماعت پر پڑے گا اس لئے اس بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تو اس سختی کے ساتھ اس پر عمل کرتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوڑی دیر کے لئے بھی اِدھر اُدھر ہونا ان کے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتا تھا۔"

(تفسیر کبیر)

اسرائیل نے اُردن پر دوبارہ حملہ کر دیا

خونریز جنگ میں دو سو اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے

عمان ۲۲ مارچ۔ اسرائیل نے کل اُردن پر دوبارہ حملہ کر دیا اور اس کی فوجیں متعدد مقامات پر خطِ متارکہ جنگ عبور کر کے اردن کے علاقہ میں داخل ہو گئیں۔ خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق دونوں فوجوں میں خونریز جنگ ہو رہی ہے اور اسرائیلی طیارے اردن کے دارالحکومت عمان اور عرب فوجوں کے مورچوں پر اندھا دھند بمباری کر رہے ہیں۔ عمان میں اعلان کیا گیا کہ دشمن کا حملہ روک دیا گیا ہے اور اسرائیل نے کرامیہ کے شہر میں جو چھاتہ فوج اتاری تھی اس کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اب تک دو سو اسرائیلی فوجی مارے گئے یا زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ دشمن کے ۲۵ ٹینک اور بے شمار فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں اور تین طیارے گرا لئے گئے ہیں۔ عرب دارالحکومتوں میں اردن پر حملہ کی خبر سے تشویش پھیل گئی ہے اور شامی فوجوں نے وسیع پیمانے پر نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔

عراق میں کابینہ کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ چند گھنٹوں میں عراقی فوجیں بھی حرکت میں آجائیں گی۔

تل ابیب میں ایک ترجمان نے کہا کہ یہ حملہ اردن میں حریت پسندوں کے کیمپوں کو تباہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور اسرائیلی فوجیں یہ کام انجام دیکر واپس آجائیں گی۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ اسرائیلی چھاتہ فوج نے کرامیہ کے کیمپ پر قبضہ کر لیا ہے اور چھاپہ ماروں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ الفتح کے رضاکار اس کیمپ میں تربیت حاصل کرتے تھے اور یہیں سے اسرائیل میں توڑ پھوڑ کے لئے جایا کرتے تھے۔

عمان میں ایک ترجمان نے بتایا کہ حملہ کل صبح شروع ہوا اور چار گھنٹہ کی لڑائی میں دشمن کا منہ پھیر دیا گیا۔ اس لڑائی میں نہ صرف حملہ آوروں کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا بلکہ ان کی بہت سی یونٹوں کو منتشر کر دیا گیا ہے اور وہ اپنے علاقہ میں خود کو دوبارہ منظم کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حملہ انتہائی سخت اور پوری قوت سے کیا گیا تھا لیکن اس کا جواب اسی قوت اور جذبہ سے دیا گیا اور دشمن اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "عمان میں زبردست جوش خروش ہے اور پوری قوم اپنے ملک کا دفاع کرنے کے لئے تیار ہے۔

ایک عینی شاہد کے مطابق اسرائیلی فوجوں نے بڑی کامیابی سے کرامہ کے قصبہ میں اپنی چھاتہ فوج اتار لی لیکن جوں ہی فوجی اپنی چھتریوں سے جدا ہوئے ان پر اردن کے فوجی الفتح کے مسلح رضاکار اور فلسطین کے غضب ناک مہاجرین ٹوٹ پڑے ان میں سے اکثر مارے گئے اور باقی کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل نے کرامہ پر قبضہ کرنے کی دوبارہ کوشش کی اور دونوں مرتبہ اسے ناکامی ہوئی۔

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات تعلیم الاسلام کالج

بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بجائے ۲۴ مارچ کے ۳۱ مارچ بروز اتوار صبح نو بجے ہو گا۔ جملہ طلباء کو علیحدہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

(پرنسپل)

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو "یوم پاکستان" کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی اسلئے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین حضرات اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴